

کتاب یوایل اور لاودکیائی سیونتھ ڈے ایڈونٹسٹ چرچ - نمبر اٹھارہ

Jeff Pippenger

2025-12-25

نمبر اٹھارہ

ہم ابرام کے عہد پر غور کر رہے ہیں، اور ابھی تک ابرام کی اس پیشگوئی کے اُس عنصر پر گفتگو نہیں کی جس کا کتاب یوایل کی ابتدائی آیات سے براہ راست تعلق ہے۔ ابرام کی چار سو سال کی غلامی کی پیشگوئی، پولس کے بیان کردہ چار سو تیس سال کے ساتھ مل کر وہ نبوی ڈھانچہ تشکیل دیتی ہے جو دانی ایل 12:11 کے 1290 سال کے ساتھ ہم آہنگ ہے۔ آیت گیارہ کی 1290 سالہ پیشگوئی، ابرام اور پولس کے 430 سالہ سلسلے کی اومیگا نبوی مدت ہے۔ یہ سچائی اُن باتوں کے ایک عنصر کی حیثیت رکھتی ہے جو آخری ایام میں مہر کھلنے پر آشکار ہوتی ہیں اور جو داناؤں اور شریروں میں فرق ڈالتی ہیں۔

اومیگا کی 430 برس کی پیش گوئی کے ساتھ "چار نسلوں" کی علامت بھی وابستہ تھی، جو اُس قوم کے لیے مہلت کے آزمائشی عرصے کی نشاندہی کرتی تھی جس نے خدا کے برگزیدہ لوگوں کو غلامی میں جکڑ رکھا تھا۔ موسیٰ کے لیے وہ مصر تھا، اور ایک لاکھ چوالیس ہزار کے لیے، جو موسیٰ کا گیت گاتے ہیں، یہ 1798 سے اتوار کے قانون تک ریاست ہائے متحدہ کی تاریخ ہے۔ ریاست ہائے متحدہ، جسے مکاشفہ باب تیرہ میں "زمین سے اٹھنے والا درندہ" کے طور پر پیش کیا گیا ہے، ابتدا میں برہ کی مانند ہے اور انجام میں اژدہا کی طرح بولتا ہے۔ یوسف، جو برہ کی علامت ہے، مصر میں نسبتاً امن کے دور کی نمائندگی کرتا ہے، یہاں تک کہ ایک نیا فرعون آیا اور غلامی کا آغاز ہوا۔ چنانچہ چوتھی نسل میں جس قوم کا انصاف کیا جاتا ہے، جو موسیٰ کے لیے مصر تھی، وہ ریاست ہائے متحدہ ہے۔ بقیہ جماعت کا انصاف اتوار کے قانون پر ہوتا ہے، جیسا کہ اُن بلاؤں سے ظاہر ہے جن کا انجام عبرانیوں کے لیے اُن کے دروازے کی چوکھٹ پر خون کے ساتھ ہوا، اور بعد ازاں قوم مصر کے لیے بحر قلزم پر۔ یوسف اور موسیٰ ایک اچھے فرعون اور ایک برے فرعون کی نمائندگی کرتے ہیں؛ اور ریاست ہائے متحدہ کے لیے یہ پہلے برہ ہے، پھر اژدہا۔

ابرام کی چوتھی نسل میں عدالت کی پیشین گوئی اس حقیقت کو بھی شامل کرتی تھی کہ مہلت آزمائش کا اختتام تدریجی ہوتا ہے، کیونکہ ابرام کی پیشین گوئی کی جو تکمیل موسیٰ کے زمانے میں ہوئی، اس میں نہ صرف مصر کی مہلت آزمائش ختم ہوئی بلکہ امریوں کے لیے اب بھی یہ وقت باقی تھا کہ وہ اپنی مہلت آزمائش کا پیالہ بھر دیں—بعد ازاں جب مصر اپنا پیالہ بھر چکا تھا۔ مصر کے لیے بحر قلزم وہی تھا جو ریاست ہائے متحدہ کے لیے اتوار کا قانون ہوگا، اور پھر "کرہ ارض کے ہر دوسرے ملک" ریاست ہائے متحدہ کی "مثال کی پیروی کرے گا"، جیسا کہ اس کی نمائندگی، مصر کی مہلت آزمائش کے خاتمے کے بعد، امری کرتے ہیں۔

اموری دس قبائل میں سے ایک قبیلہ ہیں جو ابرام کے عہد میں دریائے مصر سے دریائے بابل تک دنیا کو متعین کرتے ہیں، اور اسی لیے اموری دنیا کی قوموں کی نمائندگی کرتے ہیں، جو امریکہ میں اتوار کے قانون کے بعد بطور قوم اپنی اپنی مہلت بند کر دیتی ہیں۔ اموری دنیا پر عدالت کے بند ہو جانے کی بائبل کی علامت ہیں، اور یہ تیسری اور چوتھی نسل میں واقع ہوتا ہے۔ بحر قلزم امریکہ کے لیے مہلت کے خاتمے کی علامت ہے، اور اموری ان قوموں کی نمائندگی کرتے ہیں جو بتدریج اپنی مہلت بند کرتی جاتی ہیں حتیٰ کہ انسانی مہلت بند ہو جائے۔ لہذا اموری بحر قلزم پر اتوار کے قانون کے بحران کے زمانے سے لے کر مشرقی ہوا کے ذریعے نجات تک کی مدت کی علامت ہیں، جب خدا کے لوگوں کے لیے نجات کی

راہ کھول دی جاتی ہے۔

لیکن ابرام کی نبوت نہ صرف چوتھی نسل کو اس معنی میں زیر بحث لاتی ہے کہ ریاست ہائے متحدہ کو مصر کی حیثیت سے، اور دنیا کو اموریوں کی حیثیت سے دیکھا جائے، بلکہ مزید اہم بات یہ ہے کہ وہ خدا کے ان لوگوں کی نسل کو، جو بحرِ قلزم عبور کرتے ہیں، "چوتھی نسل" قرار دیتی ہے۔ جب ہم تین مراحل میں سے ابرام کے پہلے مرحلے میں "چار نسلوں" کی تفہیم سے جو کچھ ہم اخذ کر سکتے ہیں، اخذ کر لیں گے، تو ہم ابراہیم کے عہد کے دوسرے اور تیسرے مراحل پر غور کریں گے۔ دوسرا مرحلہ باب سترہ ہے، اور تیسرا مرحلہ ظاہر ہے، باب بائیس۔

دانی ایل کے باب بارہ میں تین نبوی ادوار کی نشاندہی کی گئی ہے، اور وہ سب ایسے نبوی اوقات ہیں جو 1844 میں ختم ہو گئے۔ یہ تینوں ادوار آخری ایام میں مہربند نہیں رہتے بلکہ کھول دیے جاتے ہیں، اور یہ تینوں ادوار آخری ایام میں خدا کے لوگوں کو ملنے والے علم کے اضافے کی نمائندگی کرتے ہیں۔ مسیح کتان پوش مرد کی حیثیت سے آیت سات میں ان تین نبوی ادوار میں سے پہلے کو بیان کرتا ہے، اور ایسا کرتے ہوئے وہ اپنے آپ کو مکاشفہ باب دس کے اُس فرشتے کے ساتھ ہم آہنگ کرتا ہے جو پانی پر نہیں بلکہ زمین اور سمندر پر کھڑا ہے۔

اور جس فرشتے کو میں نے سمندر اور زمین پر کھڑا دیکھا تھا، اُس نے اپنا ہاتھ آسمان کی طرف اٹھایا، اور اُس کی قسم کھائی جو ابدالآباد تک زندہ ہے، جس نے آسمان اور اُس کی سب چیزوں کو، اور زمین اور اُس کی سب چیزوں کو، اور سمندر اور اُس کی سب چیزوں کو پیدا کیا، کہ پھر مہلت نہ ہوگی۔ مکاشفہ 10:5، 6۔

باب بارہ کی آیت سات میں کتان کے کپڑے پہنے ہوئے آدمی بھی اُس کی قسم کھاتا ہے جو ابد تک زندہ ہے۔

اور میں نے کتان پہنے ہوئے اُس آدمی کو، جو دریا کے پانیوں پر تھا، سنا کہ جب اُس نے اپنا دہنا ہاتھ اور بایاں ہاتھ آسمان کی طرف اٹھایا، اور اُس کی قسم کھائی جو ابدالآباد تک زندہ ہے، کہ یہ ایک زمانہ، دو زمانے اور آدھا زمانہ ہوگا؛ اور جب وہ مقدس قوم کی قوت کو منتشر کرنا پورا کر چکے گا تو یہ سب باتیں ختم ہو جائیں گی۔ دانی ایل 12:7۔

ہمیں الہام سے خبر دی گئی ہے کہ سلسلہ نبوت جو کتابِ دانی ایل میں پایا جاتا ہے، وہی کتابِ مکاشفہ میں بھی اٹھایا گیا ہے، اور میلرانیٹ فہم کے مطابق یہ دونوں مسیح کے متوازی بیانات ہیں۔ کتابِ مکاشفہ میں مسیح بطور چھوٹی کتاب والے فرشتے کے، جو 1844 میں نبوتی وقت کے اطلاق کے خاتمے کی نشاندہی کرتا ہے؛ اور کتابِ دانی ایل میں مسیح بطور کتان پوش مرد کے، جو یہ واضح کرتا ہے کہ جب ریاست ہائے متحدہ میں اتوار کا قانون آ جائے گا تو دانی ایل کی آخری روایا کے تمام عجائبات اختتام پذیر ہو جائیں گے۔ اس مقدس تاریخ کے اندر، جو اتوار کے قانون سے پہلے کے عرصے پر محیط ہے اور اسی پر منتہی ہوتی ہے، خدا کے لوگ ایک ایسی مدت تک پراگندہ کیے جانے تھے جسے 1260 کی علامت سے ظاہر کیا گیا ہے۔ اتوار کے قانون سے پہلے کی اس پراگندگی کی مدت کو مکاشفہ باب گیارہ میں بیان کیا گیا ہے، جہاں موسیٰ اور ایلیاہ قتل کیے جاتے ہیں اور ساڑھے تین دن تک گلی میں مردہ پڑے رہتے ہیں، جو 1260 کی علامت ہے۔

ساتویں آیت میں کتان کے لباس میں ملبوس مرد یہ واضح کرتا ہے کہ جب مقدس لوگوں کی قوت کی پراگندگی اپنے ساڑھے تین دن مکمل کر لے گی، تو آخری ایام میں خدا کے لوگوں پر آنے والے 'عجائبات' مکمل ہو جائیں گے۔ ہم نے گزشتہ مضمون کو سسٹر وائٹ کے زکریاہ باب تین پر تبصرے کے ساتھ ختم کیا تھا۔ پہلے جملے میں کہا گیا تھا: 'زکریاہ کی یسوع اور فرشتہ کی روایا عظیم یوم کفارہ کے اختتامی مناظر میں خدا کے لوگوں کے تجربے پر ایک خاص قوت کے ساتھ منطبق ہوتی ہے۔' اس باب میں، اور اس

باب پر سسٹر وائٹ کے الہامی تبصرے میں، ایک سو چوالیس ہزار وہی 'تعجب کا باعث مرد' ہیں۔ دانی ایل کی آخری رویا کے 'عجائبات' جو اتوار کے قانون کے ذریعے مکمل ہوتے ہیں، وہی 'عجائبات' ہیں جو خدا کے لوگوں کی مہر بندی سے وابستہ ہیں۔

دانی ایل باب بارہ وہ نور فراہم کرتا ہے جو آخری دنوں میں ایک لاکھ چوالیس ہزار پر مہر لگاتا ہے۔ اس نور کی نمائندگی تین نبوتی مدتوں سے ہوتی ہے، جن سب کی شناخت کی گئی اور میلراٹٹ تاریخ میں انہیں سچائی کے طور پر قائم کیا گیا۔ یہ تین مدتیں تین آیات میں پیش کی گئی ہیں اور تین ستون ہیں جو سچائی کے ڈھانچے کو سنبھالتے ہیں۔ سچائی کا ڈھانچہ تین مرحلوں کے ایک عمل سے قائم رکھا جاتا ہے۔ یہ تین مرحلوں کا عمل نو آیات (4-12) کے حصے میں ان تین آیات کے ذریعے نمایاں ہوتا ہے جو نبوتی وقت پیش کرتی ہیں۔ وہ تین نبوتی مدتیں، جب بنیادی میلراٹٹ فہم کے زاویے سے دیکھی جائیں، تو تین علامتی مدتیں پیدا کرتی ہیں جو میلراٹٹ فہم کے مطابق متعین ہوتی ہیں، لیکن ان میں وقت کے عنصر کا اطلاق نہیں ہوتا۔

تین مدتیں عین اسی کلام مقدس کے حصے میں واقع ہیں جو 'نبوت کے مہر بند ہونے اور پھر کھلنے کے عمل' کی تعریف بیان کرتا ہے، اور اس میں سہ گانہ آزمائشی عمل کی کلاسیکی بائبل توضیح بھی شامل ہے۔ وہ نو آیات جو دانی ایل کو اپنی کتاب کو مہر بند کرنے کے لیے کہنے سے شروع ہوتی ہیں، وہی آیات ہیں جن میں یہ تین مدتیں پیش کی گئی ہیں، اور انہی نو آیات میں وہ تطہیری عمل، جو اس وقت پورا ہوتا ہے جب حق کی مہر کھلتی ہے، 'پاک کیے جائیں، سفید کیے جائیں اور آزمائے جائیں' کے الفاظ میں بیان ہوا ہے۔ تین آیات میں مذکور یہ تین مدتیں، 'معرفت میں زیادتی'، 'وقتِ آخر'، اور 'ایامِ آخر'، خدا کے عہد کے لوگوں کے آخری امتحان اور مہر بندی کے عمل کی نمائندگی کرتی ہیں۔ یہی وہ تاریخ ہے جہاں وہ علامتی 'عجائب' بیان کیے گئے ہیں جو ایامِ آخر میں خدا کے لوگوں پر واقع ہوتے ہیں۔ براہ کرم اس پیراگراف کو دوبارہ پڑھیں۔

نو آیات کے ایک حصے کی تین آیات میں مذکور تین مدتیں دانی ایل کی کتاب کے نقطہٴ عروج کی نمائندگی کرتی ہیں، اور وہاں پیش کیا گیا نقطہٴ عروج اندرونی نبوی سلسلے کا نقطہٴ عروج ہے؛ یہ اس بات کی کہانی ہے کہ کس طرح ایک چٹان پہاڑ سے، بغیر ہاتھوں کے، 'کاٹ' کر نکالی جاتی ہے، اور یہی بقیہ کی کہانی ہے۔ اس اندرونی سلسلے کی نمائندگی باب دس اور بارہ میں کی گئی ہے، اور نبوت کے بیرونی سلسلے کا نقطہٴ عروج باب گیارہ کی اختتامی آیات میں، اور دانی ایل باب بارہ کی ابتدائی چند آیات میں ہے۔

وہ تین ادوار دونوں یعنی دریائے اولای اور حدیقہ کی شہادت کی رؤیا کے نقطہٴ عروج بھی ہیں، اور وہ تین آیات ایک نبوی زمانہ بھی شامل کرتی ہیں جو عہد کی زمانی نبوت کی عروجی تکمیل کی نمائندگی کرتا ہے، جو ابرام اور پولس دونوں کو بطور گواہ پیش کرتا ہے۔ یسوع، کتان کے لباس میں ملبوس آدمی کی حیثیت سے، آیت سات میں پانی پر چل رہے ہیں۔ آیت گیارہ میں دو آوازیں ہیں، جو مسیح ہی کی آواز بھی ہیں؛ ابرام اور پولس گواہی دینے کے لیے کھڑے ہوتے ہیں۔ آیت بارہ میں خدا کے لوگوں کی مہر بندی کی تاریخ کی نمائندگی کی گئی ہے، کیونکہ ایک لاکھ چوالیس ہزار کنوارے ہیں، اور کنوارے دس کنواریوں کی تمثیل کا تجربہ کرتے ہیں، اور آیت بارہ کی برکت ان پر ہے جو انتظار کرتے ہیں۔ تمثیل میں جو انتظار کرتے ہیں اور جو 'مبارک' ہیں، وہی وہ ہیں جو وہ لباس پاتے ہیں جو انہیں دروازہ بند ہونے پر شادی میں داخل ہونے کی اجازت دیتا ہے۔

ساتویں آیت میں، یسوع پانی پر چل رہے ہیں، جو خوف پیدا کرتا ہے، مگر پطرس ایمان لانے کا فیصلہ کرتا ہے اور چلنے لگتا ہے اور خدا کو جلال دیتا ہے، لیکن پطرس اکثر دونوں طبقات کی علامت ہے، اور جب اس کی عدالت کی گھڑی آ پہنچتی ہے تو جلال پھر سے خوف میں بدل جاتا ہے۔ ساتویں آیت میں موجود پہلا دور پہلے فرشتے کے پیغام کی نمائندگی کرتا ہے۔ یسوع پانیوں پر ہیں، جو خوف اور پہلے فرشتے کی

علامت ہے۔ پھر یسوع ایک ایسے دور کی نشاندہی کرتے ہیں جب وہ اتوار کے قانون کی عدالت سے پہلے اپنے لوگوں کو جلال بخشیں گے۔ تین فرشتوں کے تینوں عناصر ساتویں آیت کے اندر موجود ہیں، کیونکہ ساتویں آیت ان تین آیات میں سے پہلی ہے جو تین فرشتوں کی نمائندگی کرتی ہیں۔

آیت گیارہ ابرام اور پولس کی الفا آوازوں کے لیے اپنی اومیگا شہادت کے ساتھ ایک 'دوبرا پن' فراہم کرتی ہے۔ ان کی 'دگنی' آوازیں مل کر عہد کی زمانی نبوت کو پیش کرتی ہیں، اور آیت گیارہ اومیگا کے طور پر اس نبوت کو پورا کرتی ہے، اس نبوی مدت کی نشاندہی کر کے جو 1798ء میں بابل کے زوال پر اختتام پذیر ہوتی ہے، اور یوں آخری دنوں میں جب میکائیل کھڑا ہوگا، اس وقت بابل کے زوال کی تمثیل بنتی ہے۔ آیت گیارہ میں ہم نبیوں کی دوہری گواہی دیکھتے ہیں، اور ایک ایسی مدت جو بابل کے دو مرتبہ گرنے کی نمائندگی کرتی ہے، یوں دوسرے فرشتے کے اس پیغام کی نمائندگی کرتی ہے جس نے اعلان کیا تھا، 'بابل گرا، گرا'۔

آیت سات پہلے فرشتے کا پیغام ہے، اور آیت گیارہ دوسرے فرشتے کا پیغام ہے، اور آیت بارہ، جو کہ دانیال 12*12 یا دانیال 144 ہے، داناؤں اور نادانوں کے درمیان امتیاز کے بارے میں ہے، جو اس عدالتی عمل میں پایہ تکمیل کو پہنچتے جو عدالت کے بحران کے موقع پر کردار کے اظہار پر ختم ہوتا ہے۔ آیت بارہ تیسرے فرشتے کا پیغام ہے جو یہ واضح کرتی ہے کہ دنیا دو طبقوں میں کیسے تقسیم ہوتی ہے، اور اسی تقسیم کی تیسرے فرشتے کی بیرونی تصویر کشی کا ہم نظیر، آیت بارہ میں پیش کی گئی تیسرے فرشتے کی داخلی تقسیم ہے۔ آیت سات، آیت گیارہ اور آیت بارہ تین فرشتوں کا پیغام ہیں، اور یہ آیات وہ نور ہیں جس کی مہر آخری ایام میں کھولی جاتی ہے۔ ان تین آیات کا آخری ایام میں مہر سے کھلنا مکاشفہ باب دس کے ساتھ ہم آہنگ ہے۔

مسیح، جو زور آور فرشتہ بھی ہے اور باب دس میں یہوداہ کے قبیلے کا شیر بھی، نے 'شیر' کی مانند پکارا اور اس کی دھاڑ سے سات گرجیں پیدا ہوئیں جنہیں مہر بند کر دیا گیا، جیسے دانی ایل کا باب دس بھی مہر بند کیا گیا تھا۔ یہ متوازی مقامات ہیں۔ اسی وجہ سے باب بارہ کی تین مدتیں بھی مکاشفہ باب دس کی سات گرجیں ہیں۔

'سات گرجیں' دراصل مسیح کے الفا اور اومیگا ہونے کے ایک اور اظہار ہیں، کیونکہ 'سات گرجیں' کی بنیادی علامتی معنویت یہ ہے کہ وہ ان واقعات کی ایک ترتیب وار خاکہ بندی کی نمائندگی کرتی ہیں جو 1798 سے 1844 تک پیش آئے، اور جو 'مستقبل کے واقعات' میں دوبارہ دہرائے جائیں گے، جو اپنی ترتیب کے مطابق ایک لاکھ چوالیس ہزار کی تاریخ میں منکشف ہوں گے۔ لہذا 'سات گرجیں' الفا اور اومیگا کی علامت ہیں؛ جو ابتدا اور انتہا بھی ہیں؛ اول اور آخر، بنیاد اور بیکل؛ سنگ زاویہ اور سنگ اختتام—سات گرجیں۔

دانیال بارہ کے تین علامتی ادوار کی روشنی کو لازماً سات گرجوں کی روشنی کے ساتھ ہم آہنگ ہونا چاہیے، کیونکہ وہ ایک ہی نبوی سلسلہ ہیں۔ پہلے دور میں مسیح دونوں ہاتھ آسمان کی طرف اٹھاتا ہے، جیسا کہ وہ مکاشفہ دس میں ایک ہاتھ کے ساتھ کرتا ہے۔ مکاشفہ دس میں اس کا ہاتھ نبوی وقت کے اطلاق کے خاتمے کی علامت بن جاتا ہے، جو نبوی وقت کے ادوار سے محض نبوی ادوار کی طرف انتقال کو نشان زد کرتا ہے۔ ملیرائیٹوں کے اختیار کردہ اہم نبوی اصول کی وہ تبدیلی مسیح کے زمانے میں حرفی سے روحانی کی بڑی تبدیلی سے مماثل کی گئی تھی۔

رسول پولس کو اس لیے اٹھایا گیا کہ وہ ایک منتخب قوم کے نبوی سلسلے سے وابستہ ایک اہم نبوی اصول قائم کرے۔ روحانی اسرائیل کے آغاز ہی میں ایک بڑا نبوی اصول قائم کیا گیا جو خود عہد ہی کو ازسر نو متعین کرتا ہے۔ اس کے بعد سے ابراہیم کی اولاد ہونا خون سے نہیں بلکہ ایمان سے تھا۔ یہ نبوی اصول بنیادی طور پر پولس کے قلم سے وضع ہوا، جو اس حوالے سے مکاشفہ باب دس میں مسیح کا نمونہ ٹھہرا، جس نے 1844 میں وقت کے نبوی اطلاق کو بدل کر ختم کر دیا۔

انسانیت کے ساتھ عہد کی نمائندگی قوس قزح کرتی ہے، اور نوح کی کشتی طوفان سے پہلے اور بعد کے اس زمانی دور کی نمائندگی کرتی ہے جب کوئی واضح طور پر شناخت شدہ منتخب قوم موجود نہ تھی۔ ابراہیم کی بلاہٹ نے خدا کے انسانیت کے ساتھ نبوی تعلق میں ایک بڑی اور اہم تبدیلی کو ظاہر کیا۔ ابراہیم کے ساتھ کیا گیا عہد تاریخ عہد کے سلسلے میں ایک بڑے موڑ کی نمائندگی کرتا تھا، اور اسی کے ذریعے اس نے پولس کے زمانے میں حرفی سے روحانی کی طرف بڑے انتقال، اور 1844 میں وقت کے اطلاق سے وقت کے عدم اطلاق کی طرف تبدیلی کی بھی مثال قائم کی۔

انسانیت کے ساتھ خدا کے عہد میں پہلی تبدیلی باغ میں تھی، اور نمایاں تبدیلی یہ تھی کہ زندگی کے درخت پر پابندیاں عائد کی گئیں، اور اس کے نتیجے میں لباس میں بھی تبدیلی آئی، روحانی نور سے حقیقی میمنے کی کھال تک۔ عہدی تاریخ میں اگلا بڑا تغیر طوفان ہے، جس کی نمائندگی نوح کرتے ہیں، جیسے پہلے بڑے عہدی تغیر میں آدم نے کی تھی۔ پھر ابرام کے ساتھ ایک منتخب قوم کی طرف تغیر ہوا، جو موسیٰ تک لے گیا، جنہوں نے نبوی اصول متعارف کرائے کہ ایک دن ایک سال کی نمائندگی کرتا ہے۔ وہ اصول 1844 تک معتبر رہتا ہے، جب ایک اور بڑا عہدی تغیر پیش آیا۔ عہد کی تاریخ کے بڑے ادوار میں ہمیشہ خدا کے کلام نبوت کے کسی اصول میں بڑا تغیر آتا ہے۔ ایک لاکھ چوالیس ہزار کی تاریخ کے دوران وہ تغیر یہ ہے کہ الفا اور اومیگا ہی سچائی ہے۔ الفا اور اومیگا وہ اصول ہے کہ خدا کے کلام میں انجام ہمیشہ ابتدا کے ذریعے واضح کیا جاتا ہے۔ الفا اور اومیگا کے اس اصول کے ساتھ عبرانی لفظ "سچائی" کی تین حصوں پر مشتمل ساخت وابستہ ہے۔

بقیہ کی تاریخ کے دوران ہونے والی بڑی نبوتی تبدیلی ہر بڑی عہدی تاریخ میں براہ راست نمایاں کی گئی ہے، اور اسی طرح حق کے دیگر خطوط میں بھی۔ وہ "چابی" جو اشعیا 22:22 میں الیاقیم کے کندھے پر رکھی جاتی ہے، وہی چابی ہے جو متی 16 میں پانیوم میں پطرس کو دی گئی تھی۔ وہی چابی فلاڈیلفیہ کی کلیسیا کو دی جاتی ہے، اور یہی چابی ولیم ملر کو دی گئی تھی، جس کے ذریعے وہ "ایک دن برابر ایک سال" کے اصول سے ربط قائم کر سکا، وہ اصول جو موسیٰ کے زمانے میں موسیٰ نے قلم بند کیا تھا اور جو ملر کے پیروکاروں کی تاریخ کی تمثیل تھا۔ ملر کا موسیٰ کی نبوت سے ربط، پولس کے ابرام کی نبوت سے ربط کی نمائندگی کرتا تھا۔ اور پھر ملر کو موسیٰ کے ساتھ کیوں نہ جوڑا جائے؟ ایک تابوت میں موسیٰ کی نجات نے دونوں عہدوں کو باہم جوڑنے کے لیے ایک کشتی میں نوح کی نجات کے ساتھ ربط پیدا کیا تھا۔ عدن میں شروع ہونے والی نبوتی اطلاق کی تبدیلیاں ظاہر کرتی ہیں کہ آخری عہد کے لوگوں—ایک لاکھ چوالیس ہزار—کی تاریخ میں نبوتی نور کی ایک بڑی وحی ظاہر ہوتی ہے۔ میرا دعویٰ ہے کہ بڑی نبوتی تبدیلی سات گرجوں کے ذریعے نمایاں کی گئی ہے، جو براہ راست دانیال باب بارہ کی تین مدتوں سے مربوط ہیں، اور یہ صرف اسی وقت پہچانی جاتی ہیں جب "الفا اور اومیگا" کے اصولوں کو "خط پر خط" اطلاق میں لاگو کیا جائے، جو سچائی کی تین قدمی ساخت پر قائم ہے۔

ان آیات میں جو اس اعلان سے فوراً پہلے آتی ہیں کہ "اب وقت باقی نہیں رہا"، مسیح نے سات گرجیں پیش کیں، جو دانی ایل باب بارہ کی سچائیوں کی طرح—مہر بند کر دی گئی تھیں۔ باب بارہ میں کتان پہنے ہوئے وہ آدمی جو دونوں ہاتھ اٹھاتا ہے، اس کا پس منظر دانی ایل کی کتاب کا مہر کھلنا ہے، اور مکاشفہ دس میں مسیح بطور شیر کا پس منظر سات گرجوں کا مہر بند کیا جانا ہے۔ سسٹر وانٹ سات گرجوں کے مہر بند ہونے کو دانی ایل کی کتاب کے مہر بند ہونے کے ساتھ ہم آہنگ کرتی ہیں۔

"ان سات گرجوں کے اپنی آوازیں بلند کرنے کے بعد، یوحنا کو، چھوٹی کتاب کے بارے میں، ویسا ہی حکم ملتا ہے جیسا دانی ایل کو ملا تھا: 'جو کچھ ان سات گرجوں نے کہا ہے، اس پر مہر کر دے۔' یہ اُن آئندہ واقعات سے متعلق ہیں جو اپنی مقررہ ترتیب کے مطابق ظاہر کیے جائیں گے۔" The

سات گرجیں مکاشفہ باب دس، روح نبوت اور 1840 سے 1844 تک میلر کے پیروکاروں کی تاریخ کے ذریعے متعین کی گئی ہیں، اور یہی تاریخ ایک لاکھ چوالیس ہزار کی تاریخ میں دہرائی جاتی ہے۔ اسی مقام پر یہ لکھا ہے: "یوحنا کو دی گئی خاص روشنی، جس کا اظہار سات گرجوں میں ہوا، ان واقعات کا ایک خاکہ تھی جو پہلے اور دوسرے فرشتوں کے پیغامات کے تحت وقوع پذیر ہونے والے تھے۔ لوگوں کے لیے ان باتوں کو جاننا بہتر نہ تھا، کیونکہ ان کے ایمان کا لازماً امتحان ہونا تھا۔ خدا کے انتظام میں نہایت حیرت انگیز اور پیش رفتہ سچائیاں منادی کی جاتیں۔" میلر کے پیروکار یہ نہ سمجھ سکے کہ انہیں دو مایوسیوں کا سامنا ہونا تھا، کیونکہ ان کی عدم فہم انہیں آزمانے کے لیے تھی۔ میلر کے پیروکار کسی "پیش رفتہ سچائیوں" کا گمان بھی نہ کرتے تھے؛ یعنی وہ عہد کی تاریخ میں کسی "بڑی نبوی تبدیلیوں" کی توقع نہیں رکھتے تھے۔

اگرچہ "ملیرائٹ لوگوں کے لیے یہ چیزیں جاننا بہتر نہ تھا"، ایک لاکھ چوالیس ہزار کی آزمائش بھی اسی تاریخ سے ہوتی ہے، مگر معصومانہ طور پر تاریخ کو غلط سمجھنے کی بنا پر نہیں بلکہ اس تاریخ کو نہ سمجھنے کی بنا پر جسے سمجھنا آپ کے لیے لازم ہے۔ یہ وہی امتحان ہے، بس الٹا۔ مکاشفہ دس میں یوحنا سب سے پہلے اور بنیادی طور پر ایک لاکھ چوالیس ہزار کی نمائندگی کرتا ہے، اور صرف ثانوی طور پر پہلے اور دوسرے فرشتوں کی ملیرائٹ تحریک کی۔ یہ اس وقت واضح ہوتا ہے جب آپ دیکھتے ہیں کہ یوحنا کو پہلے ہی بتا دیا گیا تھا کہ جب وہ چھوٹی کتاب کھائے گا تو وہ پہلے شیریں اور پھر تلخ ہوگی۔ ملیرائٹوں کے لیے یہ جاننا بہتر نہ تھا کہ اس کا کیا مطلب ہے، مگر یوحنا ان لوگوں کی نمائندگی کرتا ہے جو پیشگی جانتے ہیں کہ جب ملیرائٹوں نے چھوٹی کتاب کھائی تو کیا ہوا۔

اور میں فرشتے کے پاس گیا، اور اس سے کہا، وہ چھوٹی کتاب مجھے دے دے۔ اور اس نے مجھ سے کہا، اسے لے اور کھا جا؛ اور یہ تیرے پیٹ کو کڑوا کرے گی، لیکن تیرے منہ میں شہد کی مانند میٹھی ہوگی۔ اور میں نے وہ چھوٹی کتاب فرشتے کے ہاتھ سے لے لی، اور اسے کھا گیا؛ اور وہ میرے منہ میں شہد کی مانند میٹھی تھی؛ اور جونہی میں نے اسے کھایا، میرا پیٹ کڑوا ہو گیا۔ مکاشفہ 10:9، 10۔

یوحنا کو 1840 سے 1844 کے تلخ و شیریں تجربے کے بارے میں پیشگی بتایا گیا ہے، یعنی وہ تاریخ جو باب دس میں بیان کی گئی ہے۔ وہ تجربہ جو آیات نو اور دس میں نہایت وضاحت سے پیش کیا گیا ہے، اس کی بھی صاف طور پر نشاندہی آیات دو سے چار میں کی گئی ہے۔

اور اس کے ہاتھ میں ایک کھولا ہوا کتابچہ تھا؛ اور اس نے اپنا دہنا پاؤں سمندر پر اور بایاں پاؤں زمین پر رکھا، اور بلند آواز سے للکارا جیسے شیر دھاڑتا ہے؛ اور جب وہ للکارا تو سات گرجوں نے اپنی آوازیں بلند کیں۔ اور جب ان سات گرجوں نے اپنی آوازیں بلند کر لیں تو میں لکھنے ہی والا تھا کہ میں نے آسمان سے ایک آواز سنی جو مجھ سے کہہ رہی تھی: جو باتیں ان سات گرجوں نے کہیں انہیں مہر بند کر دے اور انہیں نہ لکھ۔ مکاشفہ 10:2-4۔

"سات گرجیں" "واقعات کا خاکہ" کی نمائندگی کرتی ہیں جو پہلے اور دوسرے فرشتوں کے تحت وقوع پذیر ہوں گے، اور نیز "آئندہ واقعات جو اپنی ترتیب کے مطابق ظاہر کیے جائیں گے" کی بھی نمائندگی کرتی ہیں۔ "سات گرجیں" اس حقیقت کی نمائندگی کرتی ہیں کہ ملیرائٹس کی تاریخ ایک لاکھ چوالیس ہزار کی تاریخ میں دہرائی جاتی ہے، اور جو سچائیاں 1798 میں اور اس کے بعد وقت آخر میں کھولی گئیں، وہ خدا کی قوم کے آخری دنوں میں سچائی کے کھلنے کی نمائندگی کرتی ہیں۔ یسوع مکاشفہ باب دس میں، دانی ایل باب بارہ کے یسوع کے ساتھ ہم آہنگ ہے۔ دونوں مقامات میں آخری دنوں میں آزمائشی سچائی پر مہر لگنے اور اس کے کھلنے کو پیش کیا گیا ہے۔

بعض لوگ یہ استدلال کر سکتے ہیں کہ آیت سات میں یسوع کلام کر رہے ہیں، مگر آیات گیارہ اور بارہ میں جبرائیل دانی ایل سے ہمکلام ہے؛ لیکن یہ بات بھی سمجھی جا سکتی ہے کہ تینوں مقامات میں

یسوع ہی بول رہے ہیں۔ اس بحث کے دونوں پہلوؤں میں، دانی ایل کے وسیلہ سے کلام کرنے والی آواز مسیح ہی کی ہے، اور باب بارہ کے تین نبوتی ادوار مسیح ہی کے کلمات ہیں، اور وہ سچائی کے ڈھانچے میں ان تینوں ادوار کو پیش کرتا ہے۔ یہ تینوں ادوار مہر بند ہیں، اور اس طرح وہ مل کر ایک سہ رکنی علامت بناتے ہیں۔

آیت سات عجائب کی تکمیل کو بیان کرتی ہے، اور قدس الاقداس میں مسیح کے آخری کام کی نشاندہی کرتی ہے، جب وہ ایک لاکھ چوالیس ہزار کے گناہوں کو مٹا دیتا ہے اور انہیں مہر کر دیتا ہے۔ پہلی آیت "عجائب" کی نشاندہی کرتی ہے اور تین میں سے آخری آیت بھی "عجائب" کو ان لوگوں کے طور پر شناخت کرتی ہے جو انتظار کرنے اور پہلی مایوسی کا تجربہ کرنے کے باعث مبارک ہیں۔ درمیانی مدت اتوار کے قانون کے بحران کے دوران بنی نوع انسان کی بغاوت کی نشاندہی کرتی ہے، اور ساتھ ہی اُس مدت کی بھی نشاندہی کرتی ہے جو اتوار کے قانون تک لے جاتی ہے، بطور ایک لاکھ چوالیس ہزار کی تیاری کی مدت۔ تمام آیات براہ راست اس بات کی نشاندہی کرتی ہیں کہ دانی ایل کی قوم پر "آخری ایام" میں "کیا پیش آئے گا"۔ تینوں آیات ایک لاکھ چوالیس ہزار کی تطہیر کے موضوع پر کلام کرتی ہیں۔ پہلی مدت تیسری مدت کے ساتھ ہم آہنگ ہے اور درمیانی مدت پوری دنیا کی بغاوت کی نمائندگی کرتی ہے جب وہ آرماگڈون کی طرف پیش قدمی کرتے ہیں۔

اگر وہ تین ادوار بھی سات گرجیں ہیں، تو تین آیات لازماً "آئندہ واقعات، جو اپنی ترتیب کے مطابق [منکشف] کیے جائیں گے" کی نشان دہی کریں گی، اور وہ "آئندہ واقعات" 1840 سے 1844 تک "پہلے اور دوسرے فرشتوں کے تحت پیش آنے والے واقعات کی تفصیل" کے ساتھ ہم آہنگ ہوں گے۔ اس تحریک نے کئی ایسے حقائق قبول کیے ہیں جو بانیوں کی تفہیم سے نمایاں طور پر مختلف ہیں، پھر بھی وہ تمام حقائق بانیوں کی تفہیم سے موافقت رکھتے ہیں۔ ملرائٹس سے لے کر آج تک ایک بڑی نبوتی تبدیلی واقع ہو چکی ہے۔ ایک دن برائے ایک سال کا اصول اس کی کلاسیکی مثال ہے، مگر دیگر بھی موجود ہیں۔ بڑی نبوتی تبدیلی کی ایک مثال سات گرجوں کے تعلق سے سامنے آتی ہے۔

جب یوحنا کو باب دس کی آخری آیت میں یہ بتایا گیا کہ اسے دوبارہ نبوت کرنی ہے، یوں اس بات پر زور دیتے ہوئے کہ باب دس کی تاریخ ملرائٹس کی تحریک اور ایک لاکھ چوالیس ہزار دونوں کی نمائندگی کرتی تھی، تو اسے ہیکل کو ناپنے کے لیے ایک چھڑی دی گئی، مگر اسے کہا گیا کہ صحن کو چھوڑ دے۔

اور مجھے ایک نئے دی گئی جو عصا کے مانند تھی؛ اور فرشتہ کھڑا ہوا اور کہنے لگا، اٹھ، اور خدا کے ہیکل کو، اور قربان گاہ کو، اور اُن کو جو اُس میں عبادت کرتے ہیں ناپ۔ لیکن جو صحن ہیکل کے باہر ہے اُسے چھوڑ دے، اور اُسے نہ ناپ؛ کیونکہ وہ غیر قوموں کو دے دیا گیا ہے، اور وہ مقدس شہر کو بیالیس مہینے تک پاؤں تلے روندیں گی۔ مکاشفہ 11:1، 2۔

1844 کے بعد ہیکل کی پیمائش کے وقت، یوحنا کو کہا جاتا ہے کہ وہ اُن غیر قوموں کو شامل نہ کرے جن کی نمائندگی صحن کرتا ہے۔ 1844 کی یہ تمثیل اس بات کی نشان دہی کر رہی تھی کہ خدا نے ابھی ابھی نئے عہد کی دلہن کو چن لیا تھا، اور پھر اس کی دلہن اور صحن کے درمیان امتیاز قائم کیا گیا۔ سسٹر وانٹ واضح کرتی ہیں کہ صحن غیر قوموں کی نمائندگی کرتا ہے اور ہیکل خدا کے برگزیدہ لوگ ہیں؛ بس The Desire of Ages میں The Outer Court والا باب پڑھ لیجیے۔

یوحنا اُن ملرائٹس کی تصویر کشی کر رہا ہے جو ابھی ابھی 1844 میں خدا کے برگزیدہ لوگ بنے تھے۔ ملرائٹس—جنہوں نے ابھی ابھی کڑوا میٹھا پیغام کا تجربہ کیا تھا—اور باقی اپنے آپ کو مسیحی کہنے والی دنیا کے درمیان ایک امتیاز قائم کیا گیا تھا، جسے غیر قوموں کے طور پر پیش کیا گیا تھا۔

1840 سے پہلی مایوسی تک بنیاد رکھی گئی، اور آدھی رات کی پکار کے اعلان کے دوران ہیکل مکمل کی گئی۔ پھر عظیم مایوسی آئی اور یوحنا سے کہا جاتا ہے کہ اٹھ اور پیمائش کر، لیکن غیر قوموں کو چھوڑ دے۔ یوحنا عدالت کے کھلنے کی تصویر پیش کر رہا ہے، اور اسی وجہ سے الہام ان آیات میں یوحنا کی پیمائش کے عمل کو تحقیقی عدالت کی علامت کے طور پر استعمال کرتا ہے۔ یوحنا کو پیمائش کی علامت کے طور پر جس طرح ہم نے ابھی بیان کیا ہے وہ روایتی ایڈونٹسٹ فہم کے مطابق ہے، لیکن اس تحریک میں اس علامت کی تفہیم میں ایک بڑی تبدیلی آئی۔

ملیرائٹس کے فہم کے مطابق، ہم اس نتیجے پر پہنچے کہ ملیرائٹس کی تاریخ کے اندر، جیسا کہ یوحنا نے باب دس میں پیش کیا ہے، ایک متوازی تحریک کی پیشین گوئی بھی موجود تھی جو ایک لاکھ چوالیس ہزار بننے والی تھی۔ ہم نے یہ سمجھا کہ اگر آپ ملیرائٹس کی تاریخ کی پیمائشیں لیں اور غیر قوموں کے زمانے کو الگ رکھ دیں، تو آپ وہی ہیکل دیکھ سکتے تھے جس کی پیمائش یوحنا کر رہا تھا۔

ہم اس نتیجے پر پہنچے کہ 2520 سالہ زمانی نبوتوں میں سے ایک 1798 میں ختم ہوتی ہے اور دوسری 1844 میں، یوں چھیالیس برس کی وہ مدت سامنے آتی ہے جس کے دوران مسیح نے ملرائٹ ہیکل تعمیر کیا۔ یوحنا نے صحن کو غیر یہودیوں سے تعبیر کیا، اور "غیر قوموں کے زمانے" کے نام سے ایک نبوتی زمانہ بھی ہے۔

اور وہ تلوار کی دھار سے گریں گے، اور سب قوموں میں اسیر کر کے لے جائے جائیں گے؛ اور یروشلم غیر قوموں کے پاؤں تلے روند جائے گا، جب تک غیر قوموں کے زمانے پورے نہ ہو جائیں۔ لوقا 21:24۔

"غیر قوموں کے زمانے" جمع ہیں، اور وہ دو ادوار کی نمائندگی کرتے ہیں جن میں حقیقی اور روحانی اسرائیل دونوں پامال کیے گئے۔ ان دو پامالیوں میں سے آخری، یعنی بت پرستی اور پھر پاپائیت کے ہاتھوں ہونے والی، 1798 میں ختم ہوئی۔ جو بھی دعویٰ کیا جائے، "غیر قوموں کے زمانے" 1798 میں، پہلے فرشتے کی آمد کے ساتھ ہی ختم ہو گئے۔ یوحنا کو 1798 میں ناپنا شروع کرنا تھا، اس سے پہلے نہیں۔ اسے 1844 کی تاریخ میں رکھا گیا تھا، لہذا جو مدت 1798 میں ختم ہوئی تھی اسے چھوڑ دینا، صحن کو چھوڑ دینے کے مترادف تھا، اور ایسا کرنے سے وہ چھیالیس برس نمایاں ہو جاتے ہیں جب ملرائٹ ہیکل قاصد عہد کے ذریعے برپا کیا گیا تھا۔ اس اطلاق سے بہت سی متعلقہ سچائیاں ماخوذ ہوتی ہیں، لیکن میں اسے محض ایسی روشنی کی مثال کے طور پر پیش کر رہا ہوں جو بانیوں کی سمجھ سے مختلف ہے، مگر یہ ایسی روشنی ہے جو اصل سچائیوں سے متصادم نہیں، تاہم اب وقت مقرر نہیں کرتی۔

وہ مخصوص حقیقت 9/11 سے پہلے پہچانی گئی تھی، لیکن 9/11 کے بعد ہی وہ حقیقت واقعی گہرائی سے مستحکم ہوئی۔ یوحنا کے ہیکل کو ناپنے کی حقیقت کو سات گرجوں سے جدا نہیں کیا جا سکتا، کیونکہ یہ دراصل اسی عبارت کا حصہ ہے۔ سات گرجوں کے اطلاق کے بارے میں ایک حقیقت تھی جو اس مدت تک مہر بند رہی جب تک دانی ایل کے باب بارہ کے "عجائبات" پورے نہ ہو گئے۔ "سات گرجوں" کے اطلاق کی وہ تفہیم جو جولائی 2023 کے بعد منکشف ہوئی، دانی ایل باب بارہ کی تین آیات کے ساتھ کامل طور پر ہم آہنگ ہے، یا یوں کہوں کہ یہ انہیں نہایت گہرے انداز میں متمم کرتی ہے۔

سیسٹر وانٹ دانی ایل اور مکاشفہ کی کتابوں کے باہمی تعلق کو بیان کرنے کے لیے 'complement' کا لفظ استعمال کرتی ہیں، نہ کہ 'compliment'۔ 'Complement' جس کا مطلب 'کمال تک پہنچانا' ہے، وہی کام ہے جو یہ دونوں نبوی کتابیں ایک دوسرے کے لیے کرتی ہیں۔ سات گرجیں، جب جولائی 2023 کے بعد دانی ایل کے باب بارہ میں ان کی مہر کھولی جاتی ہے، اس میں موجود پیغام کو کمال تک پہنچاتی ہیں۔ سات گرجوں کو کھولنے والی چیز 'الفا اور اومیگا' کا اصول ہے، جو ساخت حق کے ساتھ مل کر کام کرتا ہے۔

"غیر قوموں کا زمانہ" 1798 میں پورا ہوا، اور دو ادوار، ہر ایک 1260 سال کا، کی نمائندگی کرتا ہے۔ جب پہلے بت پرستی اور پھر پاپائیت نے مقدس اور لشکر کو پامال کیا۔ جب ہیکل کو ناپتے ہیں تو ہمیں صحن کو چھوڑ دینا ہے، اور صحن کی مدت 1798 تک جاتی ہے، لیکن 1844 کے بعد "وقت پھر باقی نہیں رہا"۔ آج 1260 سال محض ایک ایسی مدت کی نمائندگی کرتے ہیں جو ہیکل اور صحن کے درمیان فرق کی نشان دہی کرتی ہے۔ اسی سبب 18 جولائی 2020 سے لے کر جولائی 2023 تک پامالی انجام پائی۔ آج ہیکل کو ناپنا، سات گرجوں کے ساتھ مل کر جو پہلے اور دوسرے فرشتے کے پیغامات کے تحت پیش آنے والے واقعات کی تفصیل کی نمائندگی کرتی ہیں، وہ کام ہے جو یوحنا کے سپرد کیا گیا تھا۔ "ہمارا عظیم کام" یہ ہے کہ تین فرشتوں کے پیغامات کو "یکجا" کریں، یوں ایک ایسے نبوی کام کی شناخت ہوتی ہے جو سابقہ عہدی تاریخ میں نہیں کیا گیا تھا، اور اب بھی شاذ و نادر کیا جاتا ہے۔ جب ہم اس صحن کو چھوڑ دیتے ہیں جو غیر قوموں کے زمانے کی نمائندگی کرتا ہے، تو ہم پاپائی ظلم و ستم کے ان 1260 سالوں کو چھوڑ دیتے ہیں جو "زمانہ آخر" کے وقت، 1798 میں ختم ہوئے تھے۔

ملیرائٹ تاریخ میں چھیالیس برس کے دوران جو ہیکل تعمیر کیا گیا تھا، وہ ایک ایسے ہیکل کی نشاندہی کرتا ہے جو جولائی 2023 سے لے کر اتوار کے قانون سے عین پہلے تک تعمیر کیا جا رہا ہے۔ وہ تاریخ 'سات گرجیں' کے 'آئندہ واقعات' کا دور ہے، جو 'ہوں گے'، نہ کہ 'شاید ہوں'، اپنی ترتیب میں ظاہر کیے جائیں گے۔

جب ہم پہلے فرشتے کی تاریخ کو دوسرے کی تاریخ کے ساتھ ملتے ہیں، تو ہمیں معلوم ہوتا ہے کہ تاریخ کا آغاز الفا کی مایوسی سے ہوتا ہے اور اختتام اومیگا کی مایوسی پر ہوتا ہے۔ جب ہم 1840 سے 19 اپریل 1844 تک پہلے فرشتے کی تاریخ کے نبوی سنگ میلوں کو اس وقت آنے والے دوسرے فرشتے کے سنگ میلوں کے ساتھ، جو 22 اکتوبر 1844 کو تیسرے کے آنے تک جاری رہے، ہم آہنگ کرتے ہیں تو ہمارے پاس دو ایسے ادوار ہوتے ہیں جو دونوں ایک فرشتے کی آمد سے شروع ہوتے اور ایک فرشتے کی آمد پر ختم ہوتے ہیں۔ پہلے سے دوسرے تک کی تاریخ، دوسرے سے تیسرے تک کی تاریخ کی عکاسی کرتی ہے۔

اس بات کی نبوی شہادت کہ یہ ایک درست اطلاق ہے، اطلاق کے الفا اور اومیگا میں پائی جاتی ہے۔ جب دو متوازی خطوط کو ایک ساتھ لاگو کیا جاتا ہے، تو دونوں خطوط کی ابتدا اور انتہا ایک فرشتے کی آمد کی نشاندہی کرتی ہے۔ پھر جب انہیں خط در خط ملا کر ایک ہی خط بنا دیا جاتا ہے، تو ابتدا پہلی مایوسی کی علامت بنتی ہے اور انتہا عظیم مایوسی کی علامت بنتی ہے۔ مزید ثبوت الفا اور اومیگا کے اصولوں میں ملتا ہے جو انجام کو ابتدا سے بڑا قرار دیتے ہیں۔ ایک الفا کی مایوسی جو عظیم اومیگا کی مایوسی پر ختم ہوتی ہے، الفا اور اومیگا کے کمتر اور برتر عنصر کی نشاندہی کرتی ہے۔

جب ہم 19 اپریل 1844 سے آغاز کرتے ہیں (یعنی دوسرے فرشتے کی آمد، جو 22 اکتوبر 1844 کو تیسرے کی آمد تک لے جاتی ہے)، اور پھر ہم دوسرا سلسلہ بھی 11 اگست 1840 سے شروع کرتے ہیں جو 19 اپریل 1844 پر ختم ہوتا ہے، تو ہم پاتے ہیں کہ 19 اپریل 1844 کی مایوسی اس نبوی سلسلے کی ابتدا اور انتہا دونوں ہے، جو پہلے اور دوسرے فرشتوں کے نبوی سلسلوں کو یکجا کرنے سے وجود میں آتا ہے۔

مدت کے اختتام پر دوسرا اور تیسرا فرشتہ ایک ساتھ آ پہنچتے ہیں، یوں 9/11 اور مکاشفہ باب اٹھارہ کے زور اور فرشتے کی دو آوازوں کی نمائندگی ہوتی ہے۔ وہ دو آوازیں دراصل دوسرے اور تیسرے فرشتے کے پیغامات ہیں، اور یہ دونوں فرشتے 22 اکتوبر 1844 کو ایک دوسرے سے ملے تھے، اور جب دونوں تواریخ کو سطر بہ سطر جوڑ دیا جاتا ہے تو وہ دوبارہ ملتے ہیں۔ اس طرح اکٹھا کیے جانے پر وہ پہلی مایوسی سے لے کر عظیم مایوسی تک کی تاریخ کی نمائندگی کرتے ہیں، اور اس تاریخ کے وسط میں، ملرائٹیوں کے زمانے میں، نشان راہ ایکسٹر کیمپ میٹنگ تھی جہاں عبادت گزاروں کی دو جماعتیں ظاہر ہوئیں، جو تمثیل کی نادان کنواریوں کی بغاوت کی نمائندگی کرتی تھیں، اور اسی بنا پر اس درمیانی نشان راہ کو بغاوت قرار دیا گیا۔

سات گرجیں پہلے اور دوسرے فرشتے کے پیغامات کی مشترکہ، سطر بہ سطر مرتب، تاریخ کی نمائندگی کرتی ہیں، جو پھر ایک لاکھ چوالیس ہزار کی تاریخ میں پہلی مایوسی سے عظیم مایوسی تک کے دور کی نشاندہی کرتی ہے۔ اس بات کی سمجھ کہ وہ تاریخ نبوی طور پر کیا ظاہر کرتی ہے، بالکل اسی پیغام کے مطابق ہے جو دانی ایل بارہ میں اس طرح بیان کیا گیا ہے کہ وہ اختتام زمانہ تک مہر بند رہے۔

ہم اس مطالعے کو اگلے مضمون میں جاری رکھیں گے، لیکن میں دانیال کی آخری رویا کے اُس حصے کو چھوڑ دوں گا جو صرف آخری ایام میں خدا کے لوگوں کے بارے میں دانیال کی تمثیل پر بات کرتا ہے۔ قاعدہ اولین ذکر کے سیاق میں نوٹ کریں کہ پہلی آیت میں دانیال اُن لوگوں کے زمرے میں ہے جو رویا کو سمجھتے ہیں۔ رویا میں سب سے پہلے دانیال کو اُن داناؤں کی مثال کے طور پر دکھایا گیا ہے جو سمجھتے ہیں، اور آخری نو آیات تمام کی تمام بائیسویں دن کے اُن داناؤں کے بارے میں ہیں جو سمجھتے ہیں۔

فارس کے بادشاہ کورش کے تیسرے سال ایک بات دانی ایل پر ظاہر ہوئی جس کا نام بلطشاصر رکھا گیا تھا؛ اور وہ بات سچی تھی، لیکن مقررہ وقت طویل تھا؛ اور اُس نے اُس بات کو سمجھا اور اسے رویا کی سمجھ حاصل تھی۔

ان دنوں میں، دانی ایل، تین پورے ہفتے سوگواری کرتا رہا۔ میں نے کوئی خوش ذائقہ روٹی نہ کھائی، نہ گوشت اور نہ شراب میرے منہ میں گئی، اور میں نے ہرگز اپنے آپ کو تیل سے مسح نہ کیا، جب تک تین پورے ہفتے پورے نہ ہو گئے۔ اور پہلے مہینے کے چوبیسویں دن، جب میں اس بڑے دریا کے کنارے تھا جو حدیقل ہے؛ تب میں نے اپنی آنکھیں اٹھا کر دیکھا، اور دیکھو

کتان کے لباس میں ملبوس ایک شخص، جس کا کمر بند اوفاز کے خالص سونے کا تھا؛ اس کا جسم بھی زبرد کی مانند تھا، اور اس کا چہرہ بجلی کی چمک کی مانند، اور اس کی آنکھیں آگ کے چراغوں کی مانند تھیں، اور اس کے بازو اور اس کے پاؤں صیقل شدہ پیتل کے رنگ کے مانند تھے، اور اس کے کلام کی آواز مجمع کی آواز کی مانند تھی۔

اور میں، دانی ایل، ہی اکیلا وہ رؤیا دیکھی؛ کیونکہ جو مرد میرے ساتھ تھے انہوں نے وہ رؤیا نہ دیکھی؛ بلکہ ان پر بڑی دہشت چھا گئی، یہاں تک کہ وہ اپنے آپ کو چھینے کو بھاگ گئے۔ پس میں اکیلا رہ گیا اور اس عظیم رؤیا کو دیکھا، اور مجھ میں کوئی قوت باقی نہ رہی؛ کیونکہ میری رونق میرے اندر خرابی میں بدل گئی، اور مجھ میں کچھ بھی قوت نہ رہی۔

تو بھی میں نے اُس کے کلام کی آواز سنی: اور جب میں نے اُس کے کلام کی آواز سنی، تو میں منہ کے بل گہری نیند میں پڑ گیا، اور میرا چہرہ زمین کی طرف تھا۔ اور دیکھو، ایک ہاتھ نے مجھے چھوا، جس نے مجھے گھٹنوں کے بل اور ہاتھوں کی ہتھیلیوں پر اٹھا دیا۔ اور اُس نے مجھ سے کہا،

اے دانی ایل، نہایت محبوب مرد، ان باتوں کو سمجھ جو میں تجھ سے کہتا ہوں، اور سیدھا کھڑا ہو جا، کیونکہ اب میں تیرے پاس بھیجا گیا ہوں۔

اور جب اس نے یہ بات مجھ سے کہی، تو میں کانپتا ہوا کھڑا ہو گیا۔ پھر اس نے مجھ سے کہا،

اے دانی ایل، خوف نہ کر؛ کیونکہ جس پہلے دن تو نے سمجھنے کا ارادہ کیا اور اپنے خدا کے حضور اپنے آپ کو فروتن کیا، اُسی دن تیری باتیں سن لی گئیں، اور میں تیری باتوں کے سبب آ گیا ہوں۔ لیکن فارس کی مملکت کے سردار نے اکیس دن تک میرا مقابلہ کیا؛ مگر دیکھ، میکائیل جو بڑے سرداروں میں سے ایک ہے، میری مدد کو آیا؛ اور میں وہاں فارس کے بادشاہوں کے ساتھ ٹھہرا رہا۔

اب میں آیا ہوں تاکہ تجھے سمجھا دوں کہ آخر کے دنوں میں تیری قوم پر کیا گزرے گی، کیونکہ یہ رویا ابھی بہت دنوں کے لیے ہے۔

اور جب اُس نے مجھ سے ایسی باتیں کہیں، تو میں نے اپنا چہرہ زمین کی طرف جھکا دیا، اور میں گونگا ہو گیا۔ اور دیکھو، بنی آدم کی مانند ایک نے میرے ہونٹوں کو چھوا؛ تب میں نے اپنا منہ کھولا اور بول اٹھا، اور اُس سے کہا جو میرے سامنے کھڑا تھا،

اے میرے آقا، اس رؤیا کے سبب میرے غم مجھ پر ٹوٹ پڑے ہیں اور مجھ میں کوئی قوت باقی نہیں رہی۔ کیونکہ میرے اس آقا کا خادم اپنے اسی آقا سے کیسے گفتگو کر سکتا ہے؟

کیونکہ میری بابت تو یوں ہے کہ فوراً ہی مجھ میں نہ کوئی قوت باقی رہی نہ سانس۔ پھر ایک مرد کی سی صورت والا دوبارہ آیا اور اس نے مجھے چھوا اور مجھے تقویت دی، اور کہا،

اے نہایت عزیز مرد، مت ڈر؛ سلامتی تجھ پر ہو، قوی ہو، بلکہ قوی ہو۔ اور جب اُس نے مجھ سے کلام کیا تو میں تقویت پا گیا، اور کہا، میرے خداوند کلام کریں؛ کیونکہ تو نے مجھے تقویت دی ہے۔ ...

لیکن تُو آے دانی ایل، ان باتوں کو پوشیدہ رکھ اور کتاب پر مہر لگا دے، وقتِ آخر تک؛ بہت سے لوگ ادھر ادھر دوڑیں گے اور علم میں اضافہ ہوگا۔

پھر میں، دانی ایل، نے دیکھا، اور دیکھو، وہاں دو اور کھڑے تھے: ایک دریا کے کنارے کی اس طرف، اور دوسرا دریا کے کنارے کی اُس طرف۔ اور ایک نے اُس مرد سے کہا جو کتان کا لباس پہنے تھا، جو دریا کے پانیوں کے اوپر تھا، ان عجائبات کے انجام تک کتنا وقت ہوگا؟

اور میں نے اُس شخص کو سنا جو کتان کا لباس پہنے ہوئے تھا اور جو دریا کے پانیوں کے اوپر تھا، جب اُس نے اپنا دایاں اور بائیں ہاتھ آسمان کی طرف اٹھایا اور اُس کی قسم کھائی جو ہمیشہ زندہ ہے کہ یہ ایک زمانہ، دو زمانے اور آدھا زمانہ ہوگا؛ اور جب وہ مقدس قوم کی قوت کو پراگندہ کر چکے گا تو یہ سب باتیں ختم ہو جائیں گی۔

اور میں نے سنا، لیکن سمجھا نہیں؛ پھر میں نے کہا، اے میرے خداوند، ان باتوں کا کیا انجام ہوگا؟

اور اُس نے کہا، اے دانی ایل، تُو اپنے راستے پر چلا جا، کیونکہ یہ باتیں وقتِ آخر تک بند اور مہر بند ہیں۔ بہت سے لوگ پاک کیے جائیں گے، سفید کیے جائیں گے اور آزمائے جائیں گے؛ لیکن شریر بدی کرتے رہیں گے، اور شریروں میں سے کوئی نہ سمجھے گا؛ لیکن دانشمند سمجھیں گے۔

اور اس وقت سے لے کر جب روزانہ قربانی موقوف کر دی جائے گی اور اجاڑنے والی مکروہ چیز قائم کی جائے گی، ایک ہزار دو سو نوے دن ہوں گے۔

مبارک ہے وہ جو انتظار کرتا ہے اور ایک ہزار تین سو پینتیس دن تک پہنچتا ہے۔

لیکن تو اپنے راستے پر آخر تک چلا جا؛ کیونکہ تو آرام پائے گا، اور دنوں کے آخر میں اپنے حصے میں کھڑا ہوگا۔ دانیال 18-10:1؛ 13-12:4.